## بسم اللہ الرحمن الرحیم

کھیل صحت کے لیے ایک بہترین ورزش ہے اور ڈاکٹرز حضرات ورزش کی ہدایت دیتے ہیں۔ مشہور مقولہ ہے : کہ کھیلوں سے پیار منشیات سے انکار۔اب پوچھنا یہ ہے :

- صحت کی خاطر میچ کھیلنا کیسا ہے؟
- ذھنی تفریح کے لیے میچ دیکھنا کیسا ہے؟
- انٹر فیس کا کیا حکم ہے؟
- جیتنے والی ٹیم ( winner team ) کو انعام دینا اور ہارنے والی ٹیم ( Runner team ) کو ٹرافی نہ دینے کا حکم۔
- میچ جیتنے اور ہارنے پر شرط لگانا۔

## الجواب حامداومصلیا

ورزش صحت کے لیے بہترین علاج ہے 'اس سے جسم کی نشونما ہوتی ہے 'اس سے چہرہ نکھر جاتا ہے 'خون کی لطافت اور صفائی حاصل ہوتی ہے ' فاضل رطوبات بدن سے خارج ہونے لگتے ہیں 'بسا اوقات وہ فاسد رطوبات منجمد ہو کر کینسر جیسے خطرناک اور مہلک مرض کا پیشہ خیمہ ثابت ہوتے ہیں 'صحت ایک بڑی نعمت ہے 'اس کو برقرار رکھنے کے لیے ورزش جز لازم ہے۔الغرض ورزش کے بغیر جسم مرجھا ہوا ہوتا ہے۔شریعت نے کھانے کے بعد چہل قدمی کا جو حکم دیا ہے 'یہ بھی ورزش کی ایک نوع ہے۔ورزش کی مختلف صورتیں ہوتی ہیں ۔پیدل دوڑ 'گھوڑدوڑ 'نشانہ بازی 'تیراندازی 'فٹبال اور کرکٹ وغیرہ ۔شریعت میں ہر وہ ورزش ممدوح ہے 'جس سے بدن کے اعضاء استعمال ہوتے ہوں۔

جسمانی کھیل چاہیے جو بھی ہو 'اس میں حصہ لینا 'دیکھنا ممنوع نہیں ہے۔بشرطیکہ :

- ✓ کھیل میں دینی یا دینوی منفعت ہو۔
- ✓ نماز کا اہتمام ہو۔
- ✓ ستر کھلا ہوا نہ ہو۔
- ✓ دوران کھیل گانے ' نغمے اور سرود نہ ہو۔
- ✓ کھیل میں اتنا غلو نہ جس سے شرعی امور میں غفلت اور کوتاہی پیدا ہوں۔
- ✓ انٹر فیس اس شرط پر نہ ہو 'کہ جیت کی صورت میں سب رقم تمھیں ملے گی۔

ایسی حالات میں خود کھیلنااور تفریح کی خاطر دیکھنا دونوں درست ہے۔

انتظامی امور کی خاطر فیس لینا درست ہے۔اور انتظامیہ کا اپنی طرف سے جیتنے والی ٹیم کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کوئی انعام یا ٹرافی دینا درست ہے۔البتہ یہ شرط لگانا کہ : انٹر فیس ہر ٹیم آدا کرے گی اور جیتنے کی صورت میں انعام کی مد میں وہ رقم ملے گی۔یہ قماراور جواہے۔

اسی طرح جیت اور ہار پر شرط لگانا بھی قماراور جواہے۔

والحجۃ علیٰ ماقلناہ:

''تجوز المسابقة على الأقدام والخيل والبغال والحمير والإبل وبالرمي، فإن شرط فيه جعل من أحد الجانبين أو من ثالث لأسبقهما فهو جائز، وإن شرط من الجانبين فهو قمار إلا أن يكون بينهما محلل بفرس كفءلفرسيهما يتوهم سبقه لهما إن سبقهما أخذ منهما، وإن سبقاه لم يعطهما، وفيما بينهما أيهما سبق أخذ من صاحبه، وعلى هذا التفصيل إذا اختلف فقيهان في مسألة وأرادا الرجوع إلى شيخ وجعلا على ذلك جعلاً.''

**(الاختيارلتعليل المختار:فصل :فی الکسب:ج1،ص 49)**

''قال لجماعة من الفرسان أو لاثنين من سبق منكم فله كذا أو إن سبق فلا شيء عليه فمن سبق جعل له خطر
وكذا إذا قال لجماعة من الرماة إلى الهدف من أصاب منكم الهدف فله كذا لأن هذا تحريض لهم على فعل هو سبب الجهاد في الجملة ----
والثاني أن يسابق رجلان أو يسابق جماعة في السهام أو في الفرس أو المشي بالقدم وقال لصاحبه إن سبقتني فلك كذا وإن سبقتك فلا شيء عليك فهذا مباح لأن الخطر فيه من أحد الجانبين
والثالث إن كان الخطر من الاثنين أو من الجماعة ومعهم محلل يأخذ خطرهم إن سبق ولا يغرم وإنه سبق فهذا جائز۔
الرابع أن يكون الخطر من كل واحد على أنه إن سبق فله الخطر وإن سبق فيغرم لصاحبه مثله فهذا لا يجوز لأن هذا من باب القمار وإن حرام ۔''

**(تحفۃ الفقهاء،کتاب السبق:ج3،ص 348)**

''قال محمد: إذا جعل السبق واحدًا، وقال: إن سبقتني فلك كذا، ولم يقل: إن سبقتُك فعليك كذا: فلا بأس.
فالمكروه من ذلك أن يقول: إن سبقتُك فعليك كذا، وإن سبقتني فعلي كذا.
قال محمد: وإن كان الذي يجعل السبق رجل سوى المتسابقين، فيقول: أيكما يسبق فله كذا، كنحو ما يصنع الأمراء، فلا بأس به.وإن كان بينهما محلِّلٌ يسبق، ويُسبق: فلا بأس.
قال محمد: والمحلِّل أن يُدخلا معهما ثالثًا، إن سبق أخذ، وإن لم يسبق لم يغرم شيئًا.
قال أحمد: الأصل في ذلك أنه متى كان شرط المتسابقين: أنه إن سبق أخذ، وإن سبق أعطى، وليس معهما غيرهما: فهذا قمارٌ لا يجوز.وإن كان فيما بينهما: من إن سبق أخذ، وإن سُبق لم يُعط: فهذا جائز، ليس بقمار.
ووجه ثالث: وهو أن يكون المسبق غيرهما، ويكون الغرم عليه خاصة دون المتسابقين، فهذا جائز.

والدليل على صحة هذا الأصل: ما روى سفيان بن حسين وسعيد بن بشير عن الزهري عن سعيد بن المسيب عن أبي هريرة عن النبي عليه الصلاة والسلام قال: "من أدخل فرسًا بين فرسين، وهو لا يؤمن أن يُسبق: فليس بقمار، ومن أدخل فرسًا بين فرسين، وقد أَمِنَ أن يُسبق: فهو قمار".

فاستفدنا من هذا الحديث أنَّ المتسابقين متى شرطا الغُرْمَ على كل واحد منهما، ولم يكن فيما بينهما من لا غرُم عليه: فهو قمار.وأنه متى كان بينهما من لا يَغرم شيئًا إذا سُبِق، ويأخذ إذا سَبَق: جاز السبق بينهم جميعًا على الشرط، ولم يكن بقمار؛ لأنه قال عليه الصلاة والسلام: "إن دخل بينهما من قد أمن أن يُسبق: فهو قمار".

ولأن من لا يسبق بحال، فوجوده وعدمه سواء، فسقط حكمه، كأنه لم يدخل، فيحصل حينئذ السبق على الآخرين، وكل واحد منهما مشروط عليه الغرم، فهو قمار، كما قال عليه الصلاة والسلام.وأما إذا كان المسبق غيرهما فهو جائز؛ لأنه لا غرم على واحد من المتسابقين.''

**(شرح مختصر الطحاوی للجصاص،کتاب السبق:ج7،ص371)**

**واللہ اعلم بالصواب۔**

**سید کلیم اللہ حرمزئی۔**